نظرات

انسوس ہے ۱۶ر، ۱۷ر اپریل کی درمیانی شب میں ہمارے علاقے اور دہلی کے مشہور ومعروف صاحب خیر حاجی اقبال احمد صاحب ۷۲ سال کی عمر میں رحلت فرماگئے، مرحوم سنہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب سے قبل پھاٹک حبش خاں میں انڈے، مرغی کی تجارت کرتے تھے، انقلاب کے بعد جامع مسجد کے علاقے میں آگئے اور یہی کاروبار اور مچھلی کا کاروبار وسیع پیمانے پر کرنے لگے، ہر شہر میں بڑے بڑے تاجر ہوتے ہیں، حاجی صاحب بھی ایک بڑے کاروباری تھے لیکن ان کی غیر معمولی خصوصیت یہ تھی کہ اول درجے کے صاحبِ خیر تھے، امورِ خیر کی جستجو اور تلاش میں رہتے تھے اور اجتماعی اور ملی کاموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے، یہی وجہ ہے کہ دور دور تک ان کی شہرت تھی۔ رمضان المبارک میں مدارسِ عربیہ کے سینکڑوں سفیران کے یہاں آتے تھے اور مرحوم بڑے حوصلے سے ان مدرسوں اور دینی درسگاہوں کی خدمت کرتے تھے، سفیروں کے ہجوم اور کثرت کی وجہ سے گذشتہ کئی سال سے یہ معمول بنالیا تھا کہ رمضان المبارک کی ۱۲ر تاریخ سے زکاۃ کی تقسیم شروع کرتے تھے اور پھر آخر تک یہ سلسلہ قائم رہتا تھا۔ مسجد مچھلی والان میں چندہ لینے والوں کی لائنیں لگ جاتی تھیں اور حاجی صاحب صبر برداشت بلکہ خندہ پیشانی سے ان سب کی مدد کرتے تھے، پتے لکھے ہوئے سیکڑوں منی آرڈر فارم علیحدہ آتے تھے جو عید کے بعد روانہ کیے جاتے تھے، بیواؤں اور نادار شریف گھرانوں میں بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکیوں کی شادیوں میں امداد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا، ویران اور اُجڑی ہوئی مسجدوں کی تعمیر اور آبادی میں والہانہ انداز سے حصہ لیتے تھے، رِنگ روڈ پر شاہ بڑے کی حسین وجمیل اور وسیع مسجد اِن کی حرارتِ ایمانی کی زبردست یادگار ہے، وزرائے اعظم کی سمادھیوں کے درمیان اس خوبصورت مسجد کے سبک میناروں کی عجیب شان نظر آتی ہے' انقلاب سے پہلے یہ مسجد زیادہ آباد نہیں تھی، اب اس میں وسیع پیمانے پر نمازِ تراویح ہوتی ہے اور عیدین کی نمازیں بھی، پانچوں وقت کی نمازوں کا بھی اہتمام ہے اور حاجی صاحب کی طرف سے باضابطہ امام مقرر ہے، محلہ کی مسجد کی توسیع وترقی کے علاوہ اس کی مستقل آمدنی کا انتظام بھی کرگئے۔

مرحوم کئی سال سے ضیق النفس کی تکلیف میں مبتلا تھے اور پیشاب کی نالی کے غدود بھی بڑھ گئے